Paigham Sulh, 26 March 1916

www.abdulhaq.info/articles/hinduism

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ویدوں کی اصلیت

مہاشہ ستیہ دھاری نے ایک کتاب "آفتاب صداقت" لکھی ہے جس میں بقول آریہ گزٹ مصنف کتاب نے موجودہ ویدوں کو غلط اور بیہودہ تعلیم دینے والے بیان کیا ہے۔ اور شاستروں رشیوں اور ویدوں کی اس کتاب میں سخت توہین کی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو آریہ بھی ویدوں کی اصل تعلیم دریافت کرنے کے درپے ہوا ہے۔ آخرکار وہی اس رائے پر پہنچا ہے کہ وید خدائی کلام کبھی نہیں ہو سکتا۔ البتہ وہ آریہ جو اس مقولہ پر کاربند ہیں:- "دنہ دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ" ویدوں کی تعریف میں پل باندھا کرتے ہیں۔ سو وہ بیچارے کیا کریں گلے پڑا ڈھول بجانا ہی پڑتا ہے۔

ویدوں میں تحریف

بیجا نہ ہوگا اگر اس جگہ اپنے لائق دوست مولوی عبدالحق صاحب متعلم اشاعت اسلام کالج کا ایک ضروری نوٹ بھی درج کر دیا جائے جس میں ویدوں کی اصلیت کے متعلق ایک محققانہ بحث کی گئی ہے اور جس کے پڑھنے سے صاف پتہ لگتا ہے کہ آریوں میں پڑھے لکھے اور سمجھ دار اشخاص کا ویدوں کے مطالعہ سے اس نتیجہ پر پہنچنا جیسا کہ مہاشہ ستیہ دھاری جی کی مندرجہ بالا رائے سے ظاہر ہے کوئی چنداں تعجب انگیز امر نہیں مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ

"ہمارے آریہ دوست جن ویدوں کا پرچار دنیا میں کرنا چاہتے ہیں یہ بات تعجب سے سنی جائیگی کہ وہ اصل ویدوں کا صرف ایک حصہ ہیں اور ۱۱۳۱ شاکھاؤں یا حصوں میں سے صرف چار حصے ہیں اور باقی ۱۱۲۷ شاکھاؤں میں وید وچن (باتیں) ملی ہوئی مانتے ہیں ستیارتھ پرکاش میں پنڈت دیانندجی کا ہے کہ استیہ (جھوٹ) سے ملے ہوئے گرنتھ کے ستیہ (سچ) کو بھی ایسے چھوڑ دینا چاہیے جیسے زہر ملے ہوئے کھانے کو مگر تعجب ہے کہ وہ خود بھی اس پر قائم نہیں رہے اور اپنی تصنیفات میں انھیں انہی زہر ملی ہوئی کتابوں کے حوالے دینے پڑے ہیں۔ مہارشی پاتنجلی کے مہابھاشیہ میں لکھا ہے کہ یجروید کی ایکسو ایک شاکھا یعنی حصے ہیں۔ اور ہزار طرح کا سام وید اکیس طرح کا رگوید اور نو طرح کا اتھروید ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ چاروں ویدوں کے ۱۱۳۱ شاکھا یا حصے ہیں۔ دیانندجی نے بھی رگ وید ادی بھاشیہ بھومکا پرکاش نمبر ۵۔ اس بات کو لکھا ہے مگر ترجمہ کرنے میں لفظ ہیکت اپنی طرف سے ڈال دیا ہے۔ جو مہابھاشیہ میں ہرگز نہیں۔ یہ بھی مہابھاشیہ سے ظاہر ہے ۱۱۳۱ شاکھا کل کی کل وید ہیں اور کلام پرماتما۔ چنانچہ یجروید سنگھتا (یجروید) جس کو دیانندجی نے وید مول مانا ہے

اس کے ہر ادھیائے کے اخیر میں مادھیندن شاکھا لکھا ہوتا ہے اور شت پتھ برہمن کو مادھیندن شاکھا کی شرح ہر صفحہ شت پتھ پر لکھا ہوا ہے۔ کاتیاین رشی نے بھی اس کو مادھیندن شاکھا ہی لکھا ہے۔ اتھروید کی نو شاکھا ہیں منجملہ ان کے دیانندی جن کو اتھروید مانتے ہیں سائنا چاریہ نے اپنے بھاشیہ میں اس کو شونکیہ شاکھا لکھا ہے۔ یعنی اتھروید کا صرف ایک حصہ اسی طرح رگوید بھی حسب تحریر آشولاین گرہیہ سوتر (جس کی بنا پر پنڈت دیانندجی نے سنسکار ودھی لکھی ہے) کی شاکل شاکھا ہے۔ وہ سام وید جس کو آریہ سماج مانتا ہے چرن بیوہ کے مصنف نے اس کو کوتھومی شاکھا لکھا ہے پس اس قدر حوالوں سے صاف ظاہر ہو گیا کہ موجودہ وید ۱۱۳۱ شاکھاؤں میں سے صرف ۴ شاکھا ہیں"

ویدوں کی اس حقیقت کو دیکھ کر کون منصف مزاج شخص ہے جو اس نتیجہ پر نہ پہنچے کہ وید اپنی اصلی شکل و صورت پر نہ ہونے کے باعث قابل تقلید ہرگز نہیں۔ اور ایسی حالت میں قرآن کریم کا ہی تمام موجودہ کتب مقدسہ میں ابتدا سے لے کر آج تک اپنی اصلی شکل و صورت پر ہونا اور اس طرح سے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کی جلیل الشان پیشگوئی کا آج تیرہ سو برس بعد بھی بڑی وضاحت سے پورا اترنا ثابت کرتا ہے کہ یہی ایک پاک کتاب ہے جو آج اور ہمیشہ کے لئے دربار ایزدی سے واجب العمل ٹھہرائی گئی ہے اور بس۔

اگر کوئی آریہ دوست اس پر کچھ لکھینگے تو مفصل لکھا جائیگا۔

اسلام میں عورت کا درجہ

بیچارے سماجیوں کی بھی حالت قابل رحم ہے۔ اپنی مذہبی کتابوں سے تو وہ محض کورے ہیں۔ مگر ان کے گرد نے ایک پٹی ان کو پڑھا دی ہے کہ اپنی آنکھوں پر پٹی باندھکر دوسروں کو صلواتیں سناتے رہیں۔ ۱۱-جیت کے آریہ گزٹ میں کثرت ازدواجی اور دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر کی تعلیم پر اعتراض کرکے ایڈیٹر لکھتا ہے کہ اگر آجکل زمانہ کے حالات دیکھ کر ایسا کہا جاتا ہے تو یہ محض دکھلاوہ اور چھلاوہ ہے۔ اور کچھ نہیں۔ ہم آریہ گزٹ کو مطلع کرتے ہیں کہ یہ نہ دکھلاوہ ہے اور نہ کچھ اور بلکہ واقعی اور حق بات یہی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مہاشہ صاحب خود اپنی مذہبی کتب سے ناواقف محض ہیں اور موجودہ زمانہ کا رنگ دیکھ کر ایک باو مذہب آریہ بن گیا ہے ورنہ کہاں وید اور ایک عورت کی تعلیم۔ کہاں رشی منی اور ایک بیوی پر قناعت کہاں منوسمرتی اور ایک عورت کی گواہی ایک مرد کے برابر ہم معاصر موصوف سے درخواست کرتے ہیں کہ حوالہ جات ذیل کی معقول تردید کرکے دکھائیں۔

(۱) پرش سوکت یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۲۲- مندرجہ رگوید آدمی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۸۴ میں پرمیشور مہاراج اپنی دو پیاری بیویوں شری اور لکشمی کی مثال دے کر اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ جب خود پرمیشور جی مہاراج کو دو بیویاں جائز ہیں تو دیانندی مہاشے ان سے منع کرنے والے کون

(۲) اس وید منتر پر رشیوں اور ویدک بزرگوں کا طرز عمل دیکھئے

رشی یاگیہ ولکیہ کی دو بیویاں میتری کاتیانی شوجی مہاراج کی دو بیویاں پاربتی۔ پاروتی سری کرشن جی مہاراج کی آٹھ بیویاں

(۳) ویدک راجوں میں مہاراجہ دشرت جی۔ مہاراجہ اوتان پاد۔ مہاراجہ شری ورش مہاراجہ دھرو۔ پانڈو۔ مہاراجہ ارجن۔ راجہ باسو۔ وچترویریہ۔ بھیشم کے والد صاحب یہ سب کثرت ازدواجی کے پابند تھے۔

اب رہی دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر سو مہاشہ جی منوسمرتی تو بیان کرتی ہے کہ

"طمع نہ رکھنے والا ایک آدمی بھی گواہ ہو سکتا ہے اور طہارت رکھنے والی بہت عورتیں گواہ نہیں ہو سکتیں کیونکہ عورتوں کی عقل ایک حالت پر قائم نہیں رہتی۔ الخ (منوسمرتی مترجمہ کرپارام آریہ ادھیائے ۸ شلوک ۷۷)۔